© rasailojaraid.com

فلپ ہٹی کا یہ قول اعترافِ حقیقت کا اعلان کرتا ہے: ''محمدؐ عربی کے سوا اور کسی پیغمبرؑ کو یہ خصوصیّت حاصل نہیں ہوئی اور نہ کوئی اُمت کرۂ ارضی پر ایسی موجود ہے، جو اپنے پیغمبرؑ اور ان کی آل پر شب و روز کے ہر حصّے میں تواتر و تسلسل کے ساتھ درود و سلام بھیجتی ہو'' (ص ۲۰۸)۔ آخری باب میں ۶۴ اعترافات دیے گئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ کی ذات والا صفات ایسی خصوصیات کی حامل ہے جن کی صداقت کا اعتراف غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ (ظفر حجازی)

معروف و منکر، مولانا سیّد جلال الدین عمری۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی، بھارت۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۱۸۵ بھارتی روپے۔

عالمی تحریکاتِ اسلامی کی دعوت کی بنیاد امر بالمعروف کا فریضہ ہے۔ یہ تحریکات اللہ کے بندوں کو جس چیز کی دعوت دیتی ہیں، اسے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُمت مسلمہ کا مقصدِ وجود قرار دیا ہے (اٰلِ عمرٰن ۳:۱۱۰)۔ گویا اُمت مسلمہ وہ بھلائی والی اُمت ہے جس کا بنیادی کام لوگوں کو بھلائی، سچّائی، حق اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلانا اور انسانی معاشرے سے ظلم و استحصال اور برائی کا مٹانا ہے۔

مولانا جلال الدین عمری علمی حلقوں میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں اور حقیقی معنی میں علماے سلف کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ انھوں نے یہ کتاب ۱۹۶۷ء میں تصنیف فرمائی تھی۔ اب تقریباً ۴۷ سال بعد نظرثانی اور اضافوں کے ساتھ اسے کتاب کی جدید ترتیب کے ساتھ طبع کیا گیا ہے۔ کتاب کا ہر ہر لفظ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے اور ۱۰ ابواب میں ذیلی موضوعات قائم کر کے موضوع کے مختلف پہلوؤں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مولانا نے معروضی طور پر مفسرین، فقہا اور مفکرین کی آرا کو مکمل حوالوں کے ساتھ یک جا کیا ہے اور ان کی روشنی میں راہِ اعتدال اختیار کرتے ہوئے اپنے موقف کو پیش کیا ہے۔ عموماً یہ تصور پایا جاتا ہے کہ امر بالمعروف ایک فرضِ کفایہ ہے اور اس رائے کے حامل شاطبی اور امام ابن تیمیہ جیسے فقہا ہیں۔ دوسری جانب امام غزالی اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ اسی موقف کو شیخ عبداللہ دراز نے اختیار کیا ہے کہ دعوتِ خیر کا کام ہر مسلمان پر واجب ہے کیونکہ اس فرض کو انجام دینا حقیقت میں دین کی ایک عمومی مصلحت کو پورا کرنا ہے اور اس کے پورا کرنے کا مطالبہ فی الجملہ سب ہی کے لیے ہے۔ (ص ۶۶)

© rasailojaraid.com